بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 28 جنوری 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ جنگِ احد کے بعد رسول اللہ صلعم کو یہ علم ہوا کہ قریشِ مکہ ایک مرتبہ پھر مسلمانوں پر حملہ کر کے مکمل تباہی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ چاہا جنہوں نے مشورہ دیا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ خود اپنی فوج کو لیکر دشمن کی طرف جائیں تا دشمن کو مدینہ پر حملہ کا موقع نہ مل سکے۔ رسول اللہ صلعم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں میں جنگ کا اعلان کر دیں اور خاص طور پر وہ لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھ آئیں جو جنگِ احد میں شامل تھے۔ جب مسلمان حمراء الاسد نامی جگہ پر پہنچے تو دشمن نے گھبرا کر پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا اور مدینہ پر دوبارہ حملہ کی نیت ترک کر دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک افترا: جب رسول اللہ صلعم کو علم ہوا کہ بنو مصطلق مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ ۷۰۰ لوگوں کے ہمراہ ان کی طرف نکل پڑے۔ روایات کے مطابق اس سفر میں مہاجرین کی قیادت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ اس سفر سے واپسی پر حضرت عائشہ کے خلاف ایک بدترین الزام گھڑا گیا۔ ایک رات جس جگہ پر مسلمان آرام کیلئے رکے تھے آنحضرت صلعم نے ان کو وہاں سے آگے چلنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک ہار گم گیا تھا جس کی تلاش میں آپ نکلیں تھیں۔ واپسی پر آپ کو احساس ہوا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔ ان کی واپسی کے انتظار میں آپ پر نیند حاوی ہو گئی یہاں تک کہ اگلی صبح آپ کو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے دیکھا جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ قافلہ کے پیچھے سفر کریں۔ حضرت عائشہ آپ کے اونٹ پر سفر کر کے واپس قافلہ تک پہنچیں جبکہ حضرت صفوان اونٹ کو چلا رہے تھے۔ اس واقعہ کی بنیاد پر یہ الزام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا جس کا حقیقی ذمہ دار رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس جھوٹے الزام کا علم ہوا تو آپ رسول اللہ صلعم سے اجازت لیکر اپنے والدین کے گھر چلیں گئیں۔ وہاں آپ کے والدین نے آپ کو تسلی دی۔ رسول اللہ صلعم نے بھی کچھ صحابہ سے مشورہ فرمایا اور حضرت عائشہ کی مدد گار لڑکی بریرہ سے بھی پوچھا جس نے آپ کی پاکیزہ شخصیت کی گواہی دی۔ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ سے ملنے کیلیئے بھی گئے اور فرمایا کہ آپ کی معصومیت کی صورت میں ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو بری قرار دیگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جانتی تھیں کہ وہ بے قصور ہیں چنانچہ آپ نے خاموشی سے صبر کیا۔ جب رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحبت سے اٹھنے لگے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ صلعم پر وحی نازل فرماکر حضرت عائشہ کی بریت کا اظہار فرمایا: إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ آپ ایک شخص مستاح کی مالی معاونت فرمایا کرتے تھے لیکن چونکہ یہ شخص آپ کی بیٹی کے خلاف اس سازش میں حصہ دار تھا اس لئے آپ نے اس معاونت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ لیکن ان کے متعلق وحی نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ مالی معاونت کا سلسلہ دوبارہ جاری فرمادیا۔